قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے ‖ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ‖ اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا
(الہام حضرت مسیح موعود)

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

[illegible]

جلد ۴ ‖ ۲۰ مارچ ۱۹۱۷ء ‖ سہ شنبہ ‖ مطابق ۲۵ جمادی الاول ۱۳۳۵ھ ‖ نمبر ۷۲

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

۱۸ مارچ سہ پہر کے بعد از دوپہر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی معہ چند احباب کے دواسیو تشریف لے گئے۔ ہمراہ جانے والے اصحاب میں سے اگر کسی صاحب نے اس سفر کے حالات قلم بند کرنے کی تکلیف فرمائی۔ تو انشاء اللہ اگلے پرچہ میں درج کئے جائینگے ✦

طلبائے مدرسہ احمدیہ و ہائی سکول کا سالانہ امتحان شروع ہونیوالا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں ✦

دفتر سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ سے اطلاع ملی ہے کہ احمدیہ کانفرنس ۷۔۸۔۹ اپریل ۱۹۱۷ء کو ہوگی۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ یہ اطلاع ہم کو فروری کے ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہو جانے کے بھی بعد آج ۲۰ مارچ کو پہنچا رہے ہیں لیکن اسکے متعلق ہمیں معذور سمجھا جائے۔ کیونکہ ہم نے اس کے باقاعدہ اور یقینی طور پر معلوم ہو جانے کے بعد جلد سے جلد شائع کر دیا ہے۔ اور آیندہ انشاء اللہ کانفرنس کے متعلق مفصل لکھیں گے۔ جماعتہائے احمدیہ کے پریزیڈنٹ اور سکرٹری صاحبان کو انعقاد کانفرنس کی تاریخیں خوب یاد رکھنی چاہیئیں۔ اور شامل ہونے کی پوری کوشش ہونی چاہیئے ✦

۱۸ و ۱۹ تاریخ کو یہاں سکھوں کا جلسہ تھا۔ جس میں ان کے خاص لیکچرار اور گیانی آئے ہوئے تھے۔ ۱۸ تاریخ کو ایک لیکچرار بھائی گنگا سنگھ صاحب نے باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مکرمی جناب ماسٹر محمد یوسف صاحب سے گفتگو کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ جسکے لئے مدرسہ احمدیہ کا ایک کمرہ تجویز ہوا۔ اور گفتگو کے لئے یہ قرار پایا کہ ماسٹر محمد یوسف صاحب آدھ گھنٹہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان ہونے پر دلائل لکھیں۔ اور ۱۵ منٹ میں سنا دیں۔ اسکے بعد بھائی گنگا صاحب اس کا جواب آدھ گھنٹہ میں لکھیں اور ۱۵ منٹ میں سنا دیں۔ اس کا جواب الجواب ماسٹر محمد یوسف صاحب اتنے عرصہ میں لکھکر سنا دیں۔ اور بحث ختم ہو۔ طرفین نے بنائے عو کے لئے گرنتھ صاحب کو تسلیم کیا۔ اور تائید کے لئے سکھ مذہب کی دوسری کتب سے حوالجات پیش کرنے کو جائز قرار دیا۔ اس قرارداد کے مطابق بحث شروع ہوئی۔ اور اگرچہ جناب ماسٹر صاحب کے جواب الجواب سنائے جانے کے بعد حسب شرائط طے شدہ مباحثہ ختم ہو جانا چاہیئے تھا لیکن جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے جو ہماری طرف سے پریزیڈنٹ تھے کہا۔ ہم بھائی گنگا سنگھ صاحب کو پندرہ منٹ اور دیتے ہیں۔ کہ وہ ماسٹر صاحب کے جواب الجواب کے متعلق جو کچھ کہنا چاہیں کہیں۔ اسی طرح ماسٹر صاحب کو پندرہ منٹ

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

دیئے جائینگے۔ اسپر بھائی گنگا سنگھ صاحب نے جو تحریر کی بجائے تقریر کو بہت پسند کرتے تھے۔ اٹھکر تقریر کرنی شروع کی۔ اور باوجود اسکے کہ ان کا نصف وقت بھی ختم نہیں ہوا تھا۔ اور نہ ہی وہ ان تمام باتوں کا جواب دے چکے تھے۔ جو ماسٹر صاحب نے پیش کی تھیں۔ بیٹھ گئے۔

ماسٹر صاحب نے اٹھ کر نہایت نرم دار الفاظ میں اپنے پہلے مطالبات کو پھر دہرایا۔ اور حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان ہونے کے متعلق جو قوی دلائل پیش کئے گئے تھے اسکے توڑنے کا مطالبہ کیا۔ نیز اپنی تائید میں گورو گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی وغیرہ سے جو پہلے دلائل پیش کئے گئے تھے مکرر پیش کر کے ثابت کیا کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان تھے ❊

اسکے بعد پھر دس دس منٹ دیئے گئے۔ لیکن بھائی گنگا سنگھ صاحب آخری وقت میں ۱۰ منٹ بھی اپنی تقریر کو جاری نہ رکھ سکے۔ اور ابھی کچھ منٹ باقی تھے۔ کہ بیٹھ گئے پھر ماسٹر صاحب کی آخری تقریر ہوئی۔ اور جلسہ برخواست ہوا۔ چونکہ مباحثہ تحریری تھا۔ اسلئے امید ہے کہ اس کی مفصل روئداد اخبار نور میں شائع ہوگی۔ ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں ❊

ہم بھائی گنگا سنگھ صاحب اور دوسرے سکھ صاحبان کے مشکور ہیں کہ انہوں نے نہایت آرام اور سکون کے ساتھ ماسٹر صاحب کے بیان کو سنا۔ لیکن ساتھ ہی افسوس بھی ہے کہ ایک لیکچرار نے جن کا نام بھائی بدھ سنگھ صاحب ہے۔ رات کو اپنے لیکچر میں ہمارے متعلق ایسے ناشائستہ اور نازیبا الفاظ استعمال کئے جو شرافت سے بہت بعید تھے۔ اور کسی شریر النفس کے کنکر پھینکنے کو آڑ بنا کر اپنی زبان درازی کا نشانہ ان لوگوں کو بنانے لگ گئے۔ جن کی نوازش اور مہربانی سائبانوں کے لباس میں اسوقت جلوہ نمائی کر رہی تھی ❊ اسوقت انہیں اتنا تو غور کر لینا چاہیئے تھا کہ وہ لوگ جو اپنے سائبان نہایت فراخ حوصلگی سے دے سکتے ہیں۔ ان پر کیسی ناشائستہ حرکت کا الزام لگا رہے ہیں جس کا وہ ثبوت اپنے پاس نہ رکھتے۔ کہاں تک اسے شرافت کے قریب تھا کہ جو افسوس ہے کہ بھائی بدھ سنگھ صاحب نے بغیر اس امر کی تحقیق کئے کہ کس نے کنکر پھینکا۔ اندھا دھند جوش دکھلانا شروع کر دیا۔ اگر کسی نے کوئی کنکر پھینکا۔ تو ہم اسکی اس حرکت کو بہت برا اور قابل سرزنش سمجھتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتا دیتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت کا کوئی بچہ بھی اس کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ پھر معلوم نہیں۔ بھائی بدھ سنگھ صاحب نے اسے کیوں ہماری طرف منسوب کیا ❊

معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس خفت اور شرمندگی کو مٹانے کے لئے جو مباحثہ کے وقت بھائی گنگا سنگھ صاحب کے پہلو میں بیٹھ کر انہیں ہوئی تھی۔ یہ کوشش کرنی چاہی تھی۔ لیکن اس میں انہیں بجائے کامیابی کے۔ اور زیادہ ناکامی ہوئی۔ البتہ اپنی زبان کی تیز چھری سے ہمارے دلوں کو زخمی کرنے اور ہماری صبر آزمائی کا نظارہ دیکھنے میں کامیاب ہو گئے ❊

اخبار احمدیہ

جناب منشی فرزند علی صاحب فیروزپور سے لکھتے ہیں

احمدی خواتین فیروزپور کی دینی کوشش

اس ارشاد کی تعمیل میں جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے تادیب النساء و ضمیمہ اخبار الفضل کے ذریعہ اپنی جماعت کی ہدایت کے لئے صادر فرمایا تھا۔ خاتونان جماعت احمدیہ فیروزپور کا ایک جلسہ راقم کے مکان پر ۲ فروری ۱۹۱۱ء کو منعقد ہوا۔ قریباً سب مستورات جماعت حاضر تھیں۔ سب کے دلوں میں ایک خاص جوش اسبات کا تھا۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ حضرت امام کے پاک ارادوں کی تکمیل میں حسب توفیق بڑھ بڑھ کر حصہ لیں۔ چنانچہ اس جلسہ میں حاضرات کی اتفاق رائے سے مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ دختر مولوی عبد القادر صاحب کو سکرٹری اور خاکسار کی اہلیہ اول کو امین منتخب کیا گیا حاضرات میں سے جو جو خواتین چندہ ماہوار دیا کرتی تھیں ان سب نے شرح چندہ میں اضافہ کیا۔ اور جو آگے کچھ چندہ نہ دیتی تھیں۔ انہوں نے نئے سرے سے دینا منظور کیا اس طریق سے ماہواری چندہ کی شرح میں کچھ سات روپے کا اضافہ ہو گیا۔ اس جلسہ کے بعد خواب صنف نسوان کے چندے وغیرہ کا سلسلہ الگ ہو گیا۔ اسلئے ان کو بڑا شوق لگ رہا ہے کہ ہماری آمد چندہ بڑھے۔ اور ماہواری موجودہ چندوں میں سے کوئی بقایا نہ رہا کریں۔ چنانچہ جہاں جہاں سے چندہ وصول نہ ہوا تھا۔ وہاں وہاں سکرٹری صاحبہ بمعیت بعض مددگاروں کے خود گئیں۔ اور چندہ وصول کیا ماہ فروری میں کل چندہ للعہ وصول ہوا۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت عالی میں روانہ کیا گیا۔ اس میں سے ۵ کی رقم زکوٰۃ کی تھی۔ ۷ مرید مساکین اور باقی چندہ ماہوار تبلیغ ولایت کے لئے۔

اسکے علاوہ بعض بہنوں کی جو آپس میں کچھ رنجشیں تھیں۔ ان کے رفع کرنے میں بھی مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ نے خاص کوشش کی۔ اور کامیاب ہوئیں۔ میری اہلیہ اول اور اہلیہ صاحبہ میاں محمد سعید بھی اس کام میں سکرٹری صاحبہ کا ہاتھ بٹاتی رہی ہیں اللہ تعالےٰ سب کو استقامت عطا فرما دے ❊

شاخہائے انجمن احمدیہ قادیان کو اطلاع

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ کہ احمدیہ کانفرنس کا اجلاس ۷۔ ۸۔ ۹۔ اپریل کو تعطیلات ایسٹر میں ہو گا۔ لہٰذا انجمن احمدیہ قادیان کی تمام شاخوں کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ہر جماعت کے قائم مقام ضرور شریک جلسہ ہوں۔ اور احمدیہ کانفرنس کو جس میں تمام جماعتوں کے قائم مقام انشاء اللہ شریک ہونگے۔ کامیاب بنانے کی کوشش فرماویں ❊ سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

جناب مفتی محمد صادق صاحب

جناب مفتی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ آپ ۱۷ مارچ ۴ بجے دن کے انبالہ پہنچے۔ جہاں پہلے سے احباب پٹیالہ پہنچے ہوئے تھے۔ رات کو لیکچر ہوا۔ بعض احباب سامرت سر کے اسٹیشن پر لاہور سے بھی آئے ہوئے تھے۔ راستہ میں احباب کپورتھلہ منشی ظفر احمد صاحب و عبد السمیع صاحب ملے۔ اور انبالہ تک آپ کے ساتھ گئے۔ سب اسٹیشنوں پر جماعت نے مل مل کر دعائیں کیں ❊

انبالہ میں مفتی صاحب کا لیکچر

بابو عبد الرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ خدا کے فضل سے ۱۷ مارچ ۱۹۱۱ء بوقت ۸ بجے شب کے جلسہ شروع ہو کر قریب ۱۱ بجے ختم ہوا۔ احمدی برادران بیرونجات سے قریب پچاس کے شامل ہوئے۔ جنمیں پٹیالہ۔ راجپورہ۔ جنوڑ۔ نابھہ کپورتھلہ و لودیانہ وغیرہ کے احباب بھی شامل تھے۔ علاوہ ازیں غیر احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۷ء

صدر انجمن احمدیہ کی ماہواری رپورٹ

قابلِ توجہ جماعت احمدیہ

جیسا کہ کسی گذشتہ پرچہ میں امید ظاہر کی گئی تھی۔ صدر انجمن کی ماہواری رپورٹ شائع کرنے کے لئے ہمارے پاس پہونچ گئی ہے۔ اور اسی اخبار میں دوسری جگہ درج کیجاتی ہے۔ صدر انجمن کے صیغہ جات کی رپورٹ کا شائع ہونا نہایت ضروری اور مفید ہے۔ اور خوشی کی بات ہے کہ ذمہ وار اصحاب نے ہماری گذارش پر اسکی اشاعت کی اہمیت اور ضرورت کو محسوس کر کے ہمیں اسکے شائع کرنے کا موقعہ دیا اب قوم کا فرض ہے کہ اسے بہ نظر غور پڑھے۔ اور جن اُمور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ان کو زیر عمل لانے کا خاص خیال رکھیں ؎

آمد و خرچ

مذکورہ بالا رپورٹ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ماہ فروری سنہ ۱۹۱۷ء میں انجمن ترقی اسلام کی آمد کے علاوہ سات ہزار دو سو چھہتر روپے دس آنے دس پائی آمد ہوئی ہے۔ جو گذشتہ دو سال کے اسی ماہ کی آمد سے بفضل خدا بہت زیادہ ہے، جیسا کہ مقابلہ کر کے دکھایا گیا ہے۔ یہ بہت خوشی اور فخر کا مقام ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہماری جماعت کو سال رواں کے ماہ فروری میں گذشتہ تمام سالوں کے اسی ماہ سے بہت بڑھ کر اپنے راستہ میں خرچ کرنے کی توفیق بخشی۔ لیکن ہمیں اپنی موجودہ حالت کا مقابلہ ایک یا دو سال بعد جا کر نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہر روز پہلے روز سے اور ہر ہفتہ پہلے ہفتہ سے۔ اور ہر ماہ پہلے ماہ سے کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم پہلے کی نسبت کس قدر آگے بڑھے ہیں۔ اس لحاظ سے ہم جماعت احمدیہ کو آگاہ کرتے ہیں کہ بے شک اس نے فروری کے مہینہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک بڑی رقم صرف کی ہے۔ اور اسکے بدلہ میں وہ بیش بہا انعامات کی مستحق ٹھہر گئی ہے۔ لیکن مارچ کا مہینہ اس سے مطالبہ کر رہا ہے کہ مجھے کسی طرح ماہ فروری سے کم نہیں رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ میں اسکے بعد تمہیں دینی جوش کے اظہار کا موقعہ دینے والا ہوں۔ پھر میرے کئی دن بھی اس سے بڑھے ہوئے ہیں۔ پس ہماری جماعت کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ماہ مارچ کی آمدنی نہ صرف فروری کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو۔ تاکہ وہ اس بات کا عملی ثبوت ہو۔ کہ جماعت احمدیہ کیا بلحاظ جوش اور کیا بلحاظ تعداد۔ دن بدن ترقی کی طرف قدم مار رہی ہے۔ ہر دن جو اسپر گذرتا ہے۔ اس میں تازہ جوش پیدا کرتا ہے اور ہر مہینہ جو اسپر منقضی ہوتا ہے۔ اسکے لئے فداکاری کا نیا موقعہ مہیا کرتا ہے ؎

ماہ فروری میں چھ ہزار آٹھ سو بیس روپیہ نو آنے نو پائی مختلف صیغہ جات انجمن میں خرچ ہوئے ہیں۔ جیسا کہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ یہ رقم گذشتہ سالوں کی نسبت موجودہ وقت میں انجمن کے دائرہ عمل کی وسعت کا ثبوت ہے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر اسکے متعلق تفصیل سے بتایا جاتا۔ اور ہر ایک صیغہ کا خرچ الگ الگ دکھایا جاتا۔ تا ہر ایک صیغہ کی وسعت اور ترقی کا اندازہ لگانے میں بھی آسانی ہوتی۔ اُمید ہے آیندہ اس بات کو پیش نظر رکھا جائے گا ؎

اشاعت اسلام

انجمن کا صیغہ اشاعت اسلام خاص طور پر جماعت کی فوری توجہ کا محتاج ہے۔ بڑے ہی افسوس اور رنج کا مقام ہے۔ کہ اتنی بڑی جماعت میں صرف ایک ہی ماہوار انگریزی پرچہ شائع ہوتا ہے۔ مگر اسکی اشاعت بھی نہایت محدود بلکہ انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ موجودہ گرانی اور قحط سالی کی مشکلات کو پیش نظر رکھ کر غور کرنا چاہیئے۔ کہ جس رسالہ کے خریداروں کی کل تعداد صرف ۳۲۳ تک محدود ہو وہ سوائے اسکے کس طرح جاری رہ سکتا ہے کہ فنڈ کو مقروض اور زیر بار کر دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ یہی حال ریویو اُردو کا ہے۔ جس کی اصل تعداد اشاعت گو "ایک ہزار سے بہت کم" کے پردہ میں چھپی ہوئی ہے لیکن پھر بھی خاص توجہ کی مستحق ہے ؎

جماعت احمدیہ کو یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ ریویو آف ریلیجنز وہ پودہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت لگایا گیا۔ اور آپ نے خود اپنے دست خاص سے اسکی آبیاری کی۔ اس کو نہ صرف قائم رکھنا۔ بلکہ دن بدن بڑھانا اور ترقی دینا ہر ایک احمدی کا فرض ہونا چاہیئے۔ انگریزی ریویو کی قیمت صرف چار روپے اور اُردو کی صرف دو روپے سالانہ ہے جسکے متعلق کسی صورت میں بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ناقابل برداشت ہے۔ اسلئے احباب کو اسکی خریداری کی طرف فوراً متوجہ ہونا چاہیئے ؎

ہائی سکول

صدر انجمن کا صیغہ تعلیم اگرچہ بہر نوع ترقی کر رہا ہے لیکن ہم افسوس کے ساتھ یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ جماعت کو اس صیغہ کی طرف جسقدر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس قدر نہیں کیگئی۔ کون نہیں جانتا۔ کہ ہر ایک قوم کی ترقی اور عروج اسکی اولاد کی تعلیم و تربیت پر منحصر ہوتا ہے۔ اور اولاد کی تعلیم و تربیت ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو آیندہ ترقی کا موجب ہوتی ہے۔ اولاد کی تربیت کا خیال نہ رکھنا یا اس میں سستی اور کوتاہی سے کام لینا گویا اپنے ہاتھوں اپنی ترقی کے آگے روڑے اٹکانا ہوتا ہے۔ لیکن ہماری جماعت تو وہ جماعت ہے۔ جو کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تؤمنون باللہ کے ارشاد خداوندی کے ماتحت قائم ہوئی ہے۔ اگر یہ اس معاملہ میں پوری سعی اور کوشش سے کام نہ لے۔ تو بہت ہی افسوس کا مقام ہے۔ اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اسکے لئے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا کس قدر خیال رکھنا ضروری ہے۔ جو آیندہ ساری دنیا کے لئے نمونہ بننے اور دعوت الی الخیر کا فرض ادا کرنے والی ہوگی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی غرض و غایت یہی ہے کہ احمدی بچوں میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی رُوح بھی پھونکے۔ اور انہیں دین اسلام سے واقف کرے۔ اسلئے ہر ایک احمدی کو چاہیئے۔ کہ اپنے بچوں کو اس میں داخل کر کے اس ذمہ واری اور فرض سے سبکدوش ہونے کی کوشش کرے۔ جو اولاد کی تربیت کے متعلق خدا تعالیٰ نے اسپر رکھا ہے ؎

مدرسہ احمدیہ

رپورٹ میں مدرسہ احمدیہ کا تذکرہ بہت ہی مختصر الفاظ میں کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کے متعلق بہت کچھ لکھنے کی ضرورت تھی۔ کیونکہ یہی وہ مدرسہ ہے۔ جس میں داخل ہونیوالے اس نیت اور ارادے سے داخل ہوتے ہیں۔ کہ ہم اپنی زندگی خدا کی راہ میں لگائینگے۔ اور اس کا نام بلند کرنے کے لئے دنیا میں پھرینگے۔ لیکن ہماری جماعت کو اس کی طرف ایسا خیال نہیں ہے۔ جیسا کہ ہونا چاہئیے ؛

ہمیں علمائے دین کی کس قدر ضرورت ہے۔ یہ محتاج بیان نہیں۔ اور ضرورتوں سے قطع نظر کرکے یہی دیکھئے کہ ہر ایک مقام کی جماعت احمدیہ چاہتی ہے۔ کہ اسکو ایک ایسا عالم دیا جائے۔ جو اس کی دینی اور روحانی ترقی کے اسباب مہیا کرے۔ قرآن کریم اور حدیث کا درس دے۔ نماز باجماعت پڑھائے۔ چھوٹے بچوں کو دینی تعلیم دے۔ اور ساتھ ہی مقامی طور پر تبلیغ کا کام بھی انجام دے۔ لیکن اس ضرورت کو اس وقت تک کس طرح پورا کیا جاسکتا ہے۔ جب تک ہم میں کثرت سے علماء اور علم دین جاننے والے موجود نہ ہوں۔ یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ جو اگرچہ ابتدائی حالت میں ہے۔ تاہم ہماری امیدوں کے مطابق ترقی کر رہا ہے۔ بس احباب کو چاہئیے۔ کہ اس مدرسہ میں بھی اپنے بچوں کو داخل کرائیں۔ اور انہیں دین کے عالم بنا کر دنیا میں اعلائے کلمۃ اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے قابل بنائیں ؛

ہمیں اپنی ذاتی واقفیت کی بنا پر یہی معلوم ہے کہ مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پانے والے طلباء کے کثیر حصہ کے مصارف صدر انجمن کے ذمہ ہیں اور بہت کم ایسے طلباء ہیں۔ جو والدین کے خرچ پر تعلیم پاتے ہیں۔ گو جن اخراجات کو صدر انجمن برداشت کرتی ہے۔ وہ بھی قوم ہی کی جیب سے نکلتے ہیں۔ لیکن اگر اپنے خرچ پر تعلیم پانیوالے طلباء کثرت سے داخل مدرسہ ہوں۔ تو مدرسہ بہت جلدی ترقی کرکے اعلےٰ درجہ پر پہونچ سکتا ہے۔ اور بہت جلدی عمدہ نتائج پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ موجودہ حالت میں انجمن جسقدر گنجائش پاتی ہے۔ اسی قدر اس صیغہ پر خرچ کرتی ہے۔ لیکن اگر طلباء اپنے خرچ پر داخل ہوں۔ تو یہ صورت نہ رہے۔ بس احمدی احباب کو ضرور اس طرف توجہ کرنی چاہئیے۔ اور اپنے بچوں کو خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرنا چاہئیے ؛

بیت المال

صیغہ بیت المال ایک ایسا صیغہ ہے۔ جسکی فضیلت اور ضرورت بیان کرنا تحصیل حاصل ہے۔ نیز اسکے متعلق نہایت مفصل رپورٹ افسر صیغہ نے مرتب کی ہے جو ہر پہلو سے مکمل اور تمام حالات پر اچھی طرح روشنی ڈالتی ہے۔ اسلئے ہم اسی کو کافی سمجھتے ہیں۔ اگر ہر ایک صیغہ کے متعلق اسی جامعیت کے ساتھ رپورٹ مرتب کی جائے۔ تو بہت مفید ہو سکتی ہے۔ اور پڑھنے والوں کی توجہ کو خاص طور پر اپنی طرف کھینچ سکتی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ ایسا ہی ہو گا ؛

تسخیر بغداد کے تفصیلی حالات

گذشتہ پرچہ میں ہم تسخیر بغداد کی خبر درج کر چکے ہیں۔ اب اسکے متعلق مندرجہ ذیل تفصیلی حالات خبریں پہنچانے والی ایجنسی کے ذریعہ معلوم ہوئے ہیں۔ ۱۱ مارچ بوقت ۶ بجے صبح انگریزی ہراول فوج داخل شہر ہوئی۔ شہر میں داخل ہونے کا راستہ آم اور کھجور کے درختوں اور رنگترہ کے پیڑوں میں سے گذرتا ہے۔ بہت سے بغدادی جن میں ایرانی۔ عرب۔ یہودی۔ ارمنی۔ کالدی اور عیسائی۔ غرض ہر مذہب اور ہر قوم کے لوگ شامل تھے۔ استقبال کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ اور گیلریوں اور مکانوں کی چھتوں پر خوشی سے تالیاں بجا رہے تھے۔ مدرسوں کے طلباء انگریزی ہراول کے آگے آگے خوشی سے ناچ رہے تھے۔ یہ جیرز دیتے اور خوشی کے نعرے لگا رہے تھے۔ شہر کی عورتیں بھی خوشنما لباس پہنکر باہر نکلیں ؛

اسوقت تک۔ ترکی فوج کی ضروریات اہل شہر کو لوٹ کھسوٹ کر پوری کی جاتی رہی ہیں۔ گذشتہ دو سال سے تو یہ مظالم ناقابل برداشت ہو چکے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ جو شخص انگریزوں کا نام بھی لیتا۔ وہ سزا کا مستوجب سمجھا جاتا جب ۲۳ فروری کو انگریزی افواج نے دجلہ عبور کر لیا۔ تو اسکے بعد ترکوں کو شہر بچا سکنے کی کوئی امید نہ رہی۔ آخری رات کو ترکوں نے کشتیوں کا پل۔ ترکی فوج کو پارچات مہیا کرنے کا کارخانہ اور مسٹر شیخ کے دفاتر منہدم کر دئے۔ اسکے علاوہ ریلوے سٹیشن۔ سول ہسپتال اور اکثر انگریزی مکانات کو سوائے ریزیڈنسی کے جس سے ترکی ہسپتال کا کام لیا جاتا تھا نقصان پہونچایا گیا۔ اسی رات کے دو بجے جب جندرمہ فوج رخصت ہوگئی۔ تو کردوں اور اور لوگوں نے بازار لوٹنا شروع کر دیا۔ صبح کے وقت جب انگریزی فوج مشرق کی طرف سے شہر میں داخل ہوئی۔ تو یہ لوگ شہر کے دوسرے حصہ میں لوٹ مار کر رہے تھے۔ بہت سے تاجر پناہ کے طلبگار ہو کر انگریزی سپاہ کے پاس دوڑے آئے۔ انگریزی رجمنٹوں کو بازاروں میں پولیس کی بجائے متعین کیا گیا۔ اور مختلف مکانوں کی نگرانی کا انتظام کیا گیا۔ لیکن وقت ہاتھ سے نکل چکا تھا لٹیرے بہت سی دوکانوں پر ہاتھ صاف کر چکے تھے۔ یہ لوگ سرکاری باغوں سے بیخ بھی اٹھا کر لے گئے ؛

انگریزی سپاہ کا داخلہ سادہ اور غیر سرکاری تھا اور ظاہر ہو رہا تھا کہ لوگ حقیقی خوشی کا اظہار کر رہے ہیں کوئی دہکار۔ ملنے کے لئے نہیں آیا۔ کیونکہ ابھی تک۔ سزا کا خوف لگا ہوا تھا۔ لیکن کسی کو ڈرانے یا دھمکانے کی کوشش نہیں کیگئی۔ فوجیں بڑی ترتیب سے داخل ہوئیں۔ داخلہ کے بعد معلوم ہو سکا۔ کہ ترک شہر کو خالی کر گئے ہیں ؛

۲۳ فروری سے ترک بغداد کا تمام قیمتی سامان ضائع کر رہے تھے۔ باوجود اسکے بہت سامان غنیمت میں آیا۔ ترک ۵۰۰ زخمی چھوڑ گئے۔ اور لاشوں کی تعداد دو تین سو کی گنی ہے۔ دجلہ کے بائیں کنارہ پر ۳۰۰ قیدی پکڑے گئے ؛

قبضہ بغداد پر ہز آنر لاٹ صاحب پنجاب کے خیالات

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے گذشتہ اجلاس میں ہز آنر نے جو تقریر کی۔ اس میں انگریزی افواج کی جدید فتوحات کو بیان کرتے ہوئے قط اور بغداد کی تسخیر کا خاص طور پر ذکر کیا۔ جسپر اراکین کونسل نے ...اس شاندار کامیابی پر ہز اکسیلنسی وائسرائے کو مبارکباد بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ ہز آنر نے فرمایا۔ تسخیر بغداد سب سے بڑی فوجی کامیابی ہے۔ جو آغاز جنگ سے اسوقت تک نصیب ہوئی ہے۔ اور اس کی بدولت گذشتہ ناکامیوں کا داغ پورے طور پر دھل گیا ہے۔ اس سے مشرق وسطیٰ میں جرمن ریشہ دوانی کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اور ہندوستان کو کسی قسم کا خطرہ باقی نہیں رہا ؛

رپورٹ صدر انجمن احمدیہ

بابت ماہ فروری ۱۹۱۷ء

مالی حالت۔ مختلف صیغوں کے متعلق ضروری کوائف اور اعداد دینے سے پہلے میں انجمن کی مالی حالت کو پیش کرتا ہوں کہ صدر انجمن کی مالی حالت خدا کے فضل و کرم سے دن بدن بہتری کی طرف آرہی ہے۔ اور جب ان حالات کو مدنظر رکھ کر موازنہ کیا جاتا ہے۔ جنہیں تفرقہ پسندوں نے اسے چھوڑا تھا۔ تو بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد زبان پر جاری ہوتی ہے کہ مشکلات کے بادل پھٹ رہے ہیں۔ تفصیلی حالات انجمن کی شائع ہونیوالی رپورٹ میں انشاء اللہ ملینگے۔ سردست ماہواری رپورٹ پیش کرنا زیر نظر ہے ٭

آمد و خرچ۔ فروری ۱۹۱۷ء کی کل آمد ترقی اسلام کے علاوہ سات ہزار دو سو چھہتر روپے دس آنے دس پائی (۷۲۷۶ر۱۰-۱۰) اور خرچ چھ ہزار آٹھ سو بیس روپے نو آنے نو پائی ہے فروری ۱۹۱۶ء کی کل آمد ترقی اسلام کے علاوہ پانچ ہزار پانسو اکہتر تین آنے آٹھ پائی (۵۵۷۱ر۳-۸) اور ۱۹۱۵ء میں ۲۵۸۸ر۲-۲ روپے گویا ۱۹۱۵ء کے مقابلہ میں ۱۹۱۷ء کی آمد دو چند سے بھی زیادہ ہے الحمدللہ علےٰ ذالک۔

اخراجات کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اخراجات بھی اسی نسبت سے بڑھے ہیں۔ فروری ۱۹۱۵ء کا خرچ ۳۱۴۳-۵-۳ تھا۔ فروری ۱۹۱۶ء کا ۵۳۸۲-۳-۱۵ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ انجمن کے کام کا دائرہ کتنا وسیع ہو گیا ہے ٭

یہ امر جہاں جماعت کے ایثار اور قربانی کا مظہر ہے۔ وہاں انکی ذمہ واریوں کے اضافہ کی طرف بھی رہنمائی کرتا ہے۔ کیونکہ بڑھتے ہوئے اخراجات صاف بتا رہے ہیں کہ دائرہ عمل وسیع ہو رہا ہے ٭

اشاعت اسلام۔ صیغہ اشاعت اسلام میں انگریزی اور اردو ریویو کی ترقی اشاعت کے لئے جماعت کی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ انگریزی رسالہ غیر ممالک میں ماہوار مفت اشاعت اسلام کے لئے ۱۱۲۳ بھیجا جاتا ہے۔ اور خریداروں کی تعداد معہ ایجنسیوں کے ذریعہ بکنے والے رسالوں کے ۳۲۲ ہے۔ انگریزی ریویو کو زیادہ مفید اور کارآمد بنانے کے لئے بعض تجاویز زیر نظر ہیں۔ اردو رسالہ کی اشاعت ایک ہزار سے بہت کم ہے۔ جو قوم کو اپنے فرض کی طرف توجہ دلا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دس ہزار اشاعت کا اعلان فرمایا تھا۔ اب تک اس درجہ پر رسالہ کا نہ پہونچنا احمدی جماعت کے لئے خاص طور پر قابل غور ہے ٭

مقبرہ بہشتی۔ یہ صیغہ اشاعت اسلام کا ایک مستقل ذریعہ ہے۔ اگر احمدی جماعت کا ہر فرد اس صیغہ کی اہمیت پر غور کرے۔ تو خدا کے فضل و کرم سے بہت جلد اشاعت کے فنڈز مضبوط ہو جاویں۔ اسلئے ضرورت ہے۔ کہ احمدی جماعتیں احباب میں وصیت کے لئے تحریک کرتی رہیں

فروری میں جدید وصایا ۲۶ آئیں اور ۲۷ سارٹیفکیٹ منظوری وصایا کے جاری ہوئے۔ کوئی موصی مقبرہ بہشتی میں اس ماہ میں دفن نہیں ہوا ٭

صیغہ تعمیر۔ فروری ۱۹۱۷ء میں کوئی جدید تعمیر بجز مرمت معمولی کے نہیں ہوئی۔ آیندہ مدرسہ احمدیہ کے بورڈنگ ہوس اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے ہال کی تکمیل کا سوال زیر نظر ہے

شفاخانہ۔ شفاخانہ میں فروری ۱۹۱۷ء میں ۹۰۰ مریضوں کا علاج کیا گیا۔ اور ۴۴ اپریشن ٭

صیغہ تعلیم۔ صیغہ تعلیم میں اسوقت ایک ہائی سکول قادیان میں اور دو شاخیں فیض اللہ چک اور ننگل جھنگلاں میں ہیں اسکے علاوہ ایک گرل سکول (مدرسۃ البنات) قادیان میں اور مدرسہ احمدیہ خالص دینی مدرسہ ہے ٭

تعداد طلباء۔ آخر جنوری ۱۹۱۷ء کو ۳۶۵ لڑکے درج رجسٹر تھے۔ اور اخیر فروری ۱۹۱۷ء کو ۳۸۹ گویا ۲۴ کی بیشی ہے اور فروری ۱۹۱۶ء میں (۳۷۳) تھے۔ اس لحاظ سے ۱۶ کی بیشی ہے۔ شاخوں میں ڈیڑھ سو کے قریب طلباء الگ تعلیم پا رہے ہیں ٭

وظیفہ خواروں کی تعداد۔ ۹ طلباء کو سرکاری وظیفہ ملتا ہے جس کی تعداد چھتیس روپیہ ماہوار ہے۔ جنمیں سے ایک جونیر سپیشل کلاس میں اور ایک ہائی میں۔ باقی سات مڈل و پرائمری میں ہیں۔ انجمن ۲۹ طلباء کو وظیفہ دیتی ہے۔ جنمیں سے ۶ یتامیٰ۔ ۹ مساکین۔ ۹ قرض حسنہ۔ اور بیت المال سے وظیفہ پاتے ہیں۔ اور ان ۲۹ طلباء پر انجمن ۱۴۷ روپے ۲ آنے ماہوار خرچ کرتی ہے ٭

عملہ مدرسین۔ مدرسہ کے سٹاف کو بہتر سے بہتر بنانے کا سوال ہمیشہ زیر نظر رہتا ہے۔ اسوقت مدرسہ میں ۲۶ اوستاد علاوہ کلرک اور ڈرل ماسٹر کے کام کرتے ہیں۔ اور ان سولہ میں سے ایک ایم۔ اے۔ تین سینئر اینگلو ورنیکلر سرٹیفکیٹڈ گریجوایٹ ہیں۔ ایک ایس وی۔ اور ایک جے وی ٹرینڈ اور دو ٹرینڈ سرٹیفکیٹڈ ہیں۔ طلباء کی اخلاقی اور مذہبی تربیت پر خصوصیت سے زور دیا جاتا ہے۔ بعض جدید اساتذہ کا بلایا جانا زیر غور ہے ٭

لائبریری۔ طلباء کے ذہنی اور علمی معلومات میں اضافہ کے لئے ایک لائبریری سکول میں موجود ہے۔ جسمیں ایک ہزار سے زائد کتابیں موجود ہیں۔ اسکے علاوہ اخبارات اور رسالجات بھی آتے ہیں تاکہ تازہ لٹریچر سے فائدہ اٹھاتے رہیں ٭

بورڈنگ ہوس۔ دراصل یہ سکول ایک قسم کا ریزیڈنشل سکول ہے۔ اسلئے بہت بڑی تعداد طلباء کی بورڈنگ میں رہتی ہے۔ اور بورڈروں کی اخلاقی اور علمی تربیت اور نگرانی کے لئے ٹیوٹوریل سسٹم جاری کیا ہوا ہے۔ بورڈر باقاعدہ باجماعت نمازوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اور انہیں سکول کے علاوہ درس قرآن کریم میں شریک ہونا لازمی ہے۔ بورڈران کی تعداد آخر فروری ۱۹۱۷ء کو ۱۵۷ ہے۔ جو فروری ۱۹۱۶ء سے بقدر ۴۴ اور جنوری ۱۹۱۷ء سے بقدر ۶ زیادہ ہے۔ پرائمری ڈیپارٹمنٹ کے طلباء کے لئے پورے وقت کا ٹیوٹر رکھا گیا ہے۔ جو رات دن انمیں رہتا ہے۔ علاوہ ازیں چھوٹے بچوں کے لئے ایک خادم اطفال ہے۔ جو ان کو نہلانا اور انکے اسباب و پارچات کی خاص طور پر نگرانی کرتا ہے۔ طلباء کی ضروریات کے مہیا کرنے کے لئے ہر دو کمروں پر ایک ایک چپڑاسی مقرر ہے۔ کھانا سب ڈائیننگ ہال میں کھاتے ہیں۔ کھانے کے اوقات کے علاوہ صبح کے قریب ناشتہ بھی دیا جاتا ہے۔ بورڈنگ کے احاطہ میں ایک ڈسپنسری طبی ضروریات کے لئے رکھی گئی ہے۔ ان تمام سامانوں کے ساتھ خرچ ماہوار علاوہ فیس مدرسہ قریباً ۸ روپیہ ماہوار ہے

بورڈنگ میں سن لائٹ گیس لیمپوں کے ذریعہ روشنی مہیا کی جاتی ہے۔ اور واٹر ورکس کے ذریعہ پانی کی ضرورت کو پورا کیا گیا ہے۔

اسوقت بورڈنگ میں بنگال۔ رامپور سٹیٹ (یو۔پی) بہار۔ ہانگ کانگ (چین) سونگھرہ (کٹک) پوربندر (بنگال) حیدرآباد دکن۔ رنگون۔ شاہجہانپور۔ گوجرات (کاٹھیاواڑ) بمبئی کے علاوہ پنجاب کے قریباً ہر ایک ضلع کے طالب علم موجود ہیں *

سرکاری مدد۔ سرکار کی طرف سے سکول کو ساڑھے تین سو ۳۵۰ ماہوار کے قریب مدد ملتی ہے *

کالج۔ کالج کے متعلق سوال زیر نظر ہے۔ اللہ تعالٰے کے فضل پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اور یقین ہے کہ وہ وقت قریب ہے کہ قادیان میں کالج کا افتتاح ہو سکیگا۔ اسکے لئے قوم کی خاص توجہ کی ضرورت ہے *

تکمیل ہال۔ مدرسہ کی شاندار عمارت میں ہال کی تکمیل کا کچھ کام باقی ہے۔ اس سال میں اس کی تکمیل کا از بس خیال ہے اللہ کا فضل ہماری دستگیری کرے۔ آمین *

احمدی جماعت کو اپنے بچوں میں احمدیت کی روح پیدا کرنے کے لئے لازمی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اپنے بچوں کو یہاں تعلیم کے لئے روانہ کریں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے دو فرزند اسوقت ماریشش اور لنڈن میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ اللھم زد فزد *

مدرسہ احمدیہ کے علاوہ ایک ورزشخانہ بھی انجمن کی زیر نگرانی حرفتی تعلیم کے لئے کھلا ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں اسوقت ۳۴ طلباء تعلیم پاتے ہیں *

رپورٹ صیغہ بیت المال

بیت المال کے متعلق چونکہ اسوقت خاص توجہ دلانا مقصود ہے اسلئے بیت المال کی جو رپورٹ افسر بیت المال سید محمد اسحٰق صاحب نے بھیجی ہے۔ بجنسہٖ شائع کی جاتی ہے۔ تاکہ احباب کو اپنے فرائض کا پتہ ملے۔ اور دوسرے افسران صیغہ جات رپورٹوں کی ترتیب میں اس سے فائدہ اٹھائیں *

اس صیغہ کے لئے انجمن نے اس سال کے بجٹ میں سولہ ہزار سات سو ساٹھ روپیہ آمد اور سولہ ہزار پانسو دو روپیہ خرچ کا اندازہ کیا ہے۔ اور چونکہ انجمن کا مالی سال ماہ اکتوبر سے شروع ہوتا ہے۔ اسلئے اس سال کے بجٹ کے عملدرآمد کو شروع ہوئے پانچ ماہ گذرتے ہیں *

اس صیغہ کے ماتحت موٹی تقسیم کے لحاظ سے چار مدات ہیں :-

(۱) لنگرخانہ و مہمان خانہ *

(۲) وظائف اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ و خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ *

(۳) وظائف عام غرباء و بیوگان *

(۴) اخراجات جلسہ سالانہ *

ان ہر چہار مدات کے متعلق مختصر طور پر میں کچھ عرض کرتا ہوں۔ پہلی مد لنگرخانہ اور مہمانخانہ ہے۔ یہ مد ارشاد الٰہی کے ماتحت حضرت اقدس نے قائم کی اور وہ مد ہے جس کا ذکر فتح اسلام میں حضرت اقدس نے فرمایا ہے لنگرخانہ میں مہمانوں اور بعض غریب مقیم مہاجروں کے لئے کھانا تیار ہوتا ہے۔ اور مہمانخانہ میں باہر سے آئے ہوئے احباب قیام پذیر ہوتے ہیں۔ لنگرخانہ میں روزانہ دال سالن چاول اور پرہیزی غذائیں پکتی ہیں۔ چنانچہ ماہ فروری ۱۹۱۷ء میں مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق اجناس خرچ ہوئیں :-

نام جنس	چھٹانک	سیر	من
آٹا	۰	۸	۵۱
دال ماش	۸	۳۲	۳
دال نخود	۸	۱۵	۲
موٹے چاول	۷	۱۳	۱
باریک "	۴	۱۴	۰
گھی	۱	۲۳	۰

یہ گھی اور دیگر اجناس کا حال ہے۔ باقی نمک۔ مرچ پیاز۔ لہسن۔ گرم مصالحہ۔ ہلدی۔ دھنیا اور دودھ چائے وغیرہ۔ اسی طرح ایندھن اور مٹی کے تیل کا خرچ علیحدہ ہے۔

ہمیں مذکورہ بالا اجناس قادیان کے بازار کے نرخ پر لینی پڑتی ہیں۔ لیکن اگر ضلع گورداسپور کے احباب فصل کے موقعہ پر بطور امداد کے دالیں قادیان میں بھیج دیا کریں تو ہمارے خرچ میں کمی اور ان کے نامۂ اعمال میں ثواب کی بہت بیشی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح لائل پور اور سرگودہا کے احمدی احباب اگر گھی بطور امداد یا سستے نرخ پر بھیجا کریں۔ تو بہت حد تک کفایت ہو سکتی ہے۔ ایندھن کے لئے قادیان کے اردگرد کوئی جنگل نہیں۔ اس لئے لکڑی کی بجائے اوپلے جلاتے ہیں۔ جن پر ماہوار میں روپیہ کے قریب خرچ ہو جاتا ہے۔ اگر منٹگمری یا کسی ایسے علاقہ کے جہاں جنگل ہوں۔ کوئی باہمت دوست ایک معتدبہ مقدار میں لکڑی بھیج دیں۔ تو خرچ کی بہت بچت ہو سکتی ہے۔ آٹا عام طور پر ضرورت کے مطابق ہر ماہ خریدا جاتا ہے۔ مگر اب تجویز ہے کہ فصل کٹنے پر سستے داموں اکٹھی گیہوں خریدی جاوے جو سال تک ذخیرہ کے طور پر رکھی جاوے۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا۔ کہ سال کے آخر پر جو آٹے کا بھاؤ چڑھ جاتا ہے اس کا اثر خرچ پر نہ پڑے گا۔ مندرجہ بالا نقشہ کو احباب نے دیکھ کر معلوم کر لیا ہوگا کہ ماہ فروری ۱۹۱۷ء میں اجناس کا کسقدر خرچ ہوا ہے۔ مگر یہ بھی معلوم کرنا ضروری ہے۔ کہ یہ خرچ کتنے آدمیوں پر ہوا ہے۔ یہ بات ذیل کے نقشہ کے ذریعہ معلوم ہو سکتی ہے۔ وھو ھذا :-

(۱) دال روٹی کھانے والے	۷۳۱۲
(۲) سالن روٹی " "	۸۸۰
(۳) دودھ پینے والے بیمار وغیرہ	۳۴۱
(۴) موٹے چاول کھانے والے	۲۸۲
(۵) باریک " " "	۶۷
میزان کل	۸۸۸۲

مندرجہ بالا نقشہ سے احباب کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ ماہ فروری ۱۹۱۷ء کے ۲۸ دنوں کے دونو وقت یعنی ۵۶ وقتوں میں آٹھ ہزار آٹھ سو بیاسی آدمیوں نے کھانا کھایا۔ اس حساب سے ماہ فروری ۱۹۱۷ء میں دونو وقت روزانہ ۱۵۷ آدمی لنگر سے کھانا کھاتے رہے۔ اسکے بعد لنگرخانہ کے عملہ کو دیکھنا چاہیئے۔ لنگرخانہ کے عملہ میں چھ آدمی ملازم ہیں۔ داروغہ باورچی۔ مدد گار باورچی۔ نان پز۔ مددگار نان پز اور سقہ مد لنگرخانہ کا دوسرا حصہ مہمانخانہ ہے۔ اس میں عام طور پر باہر سے آنیوالے احباب ٹھہرائے جاتے ہیں۔ مگر جو صاحب اپنے اہل و عیال ساتھ لاویں۔ ان کے لئے تین صورتیں اختیار کی جاتی ہیں :-

د۔ مرد مہمان خانہ میں رہیں اور عورتیں حضرت اقدس علیہ السلام
یا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے گھر میں ؛
(ب) بعض لوگوں کو کرایہ پر مکان لے کر دئے جاتے ہیں
جن میں تا مدت قیام اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہتے ہیں
(ج) بعض لوگ اپنے مہاجر دوستوں کے گھروں میں اترتے
ہیں۔ مگر ان تینوں صورتوں میں دقت اور تکلیف ہوتی ہے
اس کو دور کرنے کے لئے انجمن نے مہمانخانہ اور لنگرخانہ
کے درمیان میاں معراج الدین صاحب سے غالباً دو ہزار
پر کافی زمین خریدی ہے تاکہ مہمانخانہ کی توسیع کی جاوے
اور ایسے کوارٹر بنائے جاویں۔ جہاں آنے والے مہمان
اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہ سکیں۔ احباب اگر اس طرف
توجہ کریں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ یہ کام چھ سات ہزار
روپیہ تک انجام پذیر ہو سکتا ہے۔ جو لوگ مہمانخانہ سے
باہر ٹھہرتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا لنگر سے اور چارپائیاں
مہمان خانہ سے جاتی ہیں۔ اور روشنی کا سامان بھی انہیں
مہمان خانہ ہی سے دیا جاتا ہے۔ لیکن زنانہ مہمان جو
حضرت خلیفہ اول یا حضرت اقدس کے گھر میں ٹھہرتے ہیں
انکے لئے روشنی کا سامان اور چارپائیاں مہمان خانہ
سے بہم نہیں پہونچائی جاتیں۔ بلکہ کھانے کے سوا باقی سب
ضروریات ان دونو معزز گھروں سے مہیا کی جاتی ہیں۔
جزاہم اللہ احسن الجزاء ؛

مہمان خانہ میں جو لوگ ٹھہرتے ہیں۔ اگر وہ بستر ہمراہ نہ لاویں
تو انہیں بستر دیا جاتا ہے۔ مگر اس وقت بستروں کی بہت
قلت ہے۔ جو ہیں بھی وہ پرانے اور معمولی ہیں۔ معزز
مہمانوں کو مختلف لوگوں کے گھروں سے مانگ کر دینے
پڑتے ہیں۔ اس لئے احباب کی خدمت میں گذارش ہے
کہ اگر مستطیع اصحاب لحاف تکئے۔ پلنگ کی چادریں ایک
ایک دو دو کرکے بطور امداد ہمارے پاس بھیجتے رہیں
تو ہمیں بہت آرام ہو جاوے۔ اور اسی طرح آنیوالے
احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ حتے الوسع اپنے
ہمراہ بستر ضرور لاویں ؛

مہمانخانہ میں پینے اور استعمال کرنے کے پانی کے لئے
بابو غلام حسین صاحب اسٹیشن ماسٹر نے کئی سال ہوئے
واٹر پمپ لگوا دیا ہے۔ جس سے بہت آرام ہے۔ مگر
واٹر پمپ ہر دو ماہ بعد بگڑ جاتا ہے۔ اور گو مستری فضل کریم
صاحب تاجر سوئیاں مشین مفت بنا دیتے ہیں۔ جزاہ اللہ
مگر پھر بھی جتنی دیر بگڑا رہتا ہے۔ مہمانوں کو تکلیف رہتی
ہے۔ اس لئے اگر واٹر پمپ کی بجائے ایک چھوٹی سی کوئیا
لگ جاوے۔ تو آئے دن کی مرمت سے سبکدوشی ہو جاوے
کوئیا پر اندازاً نوے روپیہ کا اندازہ ہے۔ جس طرح
بابو صاحب موصوف نے نلکا لگوا دیا ہے۔ اسی طرح اگر
کوئی صاحب ہمت کریں تو اپنے خرچ سے کوئیا لگوا دیں
تاکہ ہمیشہ کے لئے ان کو صدقہ جاریہ کے طور پر ثواب ملتا
رہے۔ مہمانخانہ کے عملہ میں تین ملازم ہیں۔ خادم اول
خادم دوم اور خاکروب۔ خادم اول۔ مہمانخانہ کے
اندرونی مہمانوں کی اور خادم دوم باہر ٹھہرنے والے
مہمانوں کی خدمت کے لئے مقرر ہے۔ اور خاکروب صفائی
کے لئے ہے۔ جو لوگ باہر ٹھہرتے ہیں۔ ان کا کھانا دونو
وقت خادم دوم ان کی جائے قیام پر لے جاتا ہے
اور مہمان خانہ میں ٹھہرنے والوں کے لئے کھانے کا
ایک کمرہ مقرر ہے۔ جس میں صفوں (چٹائیوں) کا فرش
کیا گیا ہے۔ اور دونو وقت گھنٹی بجا کر اطلاع کی جاتی ہے
اور سب مہمانوں کو دسترخوان پر کھانا کھلایا جاتا ہے۔
خادم اول کھانا کھلاتا ہے۔ گرمیوں میں رات کا کھانا لنگرخانہ
کے صحن میں صفوں پر دسترخوان بچھا کر کھلایا جاتا ہے ؛

دوسری مد وظائف اہل بیت و خاندان حضرت
خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ۔

اس مد میں اسوقت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
صاحبزادوں اور اہلبیت کو مجموعی صورت میں ایک سو چالیس
روپے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے صاحبزادوں کو چالیس
روپے ماہوار خرچ کے لئے دئے جاتے ہیں

تیسری مد وظائف خورد و نوش

اس مد سے عام طور پر قادیان کے بعض مہاجر اور بیوہ عورتوں
کو قوت لایموت کے طور پر مختلف وظیفہ دئے جاتے ہیں
جن کی مجموعی تعداد ایک سو سات روپے آٹھ آنے ہے جن
کے لینے والے سولہ مرد و زن ہیں ؛

چوتھی مد جلسہ سالانہ

اس مد میں اس سال انجمن نے ۲۰۰۰ روپیہ خرچ کے لئے
منظور کیا تھا۔ پہلے جلسہ سالانہ کا انتظام افسر بیت المال کے
سپرد ہوتا تھا۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اس سال
آٹھ اصحاب کی ایک کمیٹی ناظم جلسہ بنائی تھی۔ جسکے سکرٹری
صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب تھے۔ اس کمیٹی نے بہت کفایت
سے خرچ کیا ہے۔ حالانکہ خدا کے فضل سے اس سال
سالہائے ماسبق کی نسبت بہت زیادہ احباب شریک جلسہ ہوئے
تھے۔ لیکن پھر پچھلے سال کی نسبت جلسہ کا کم خرچ ہوا۔ اس
کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ ضلع گورداسپور کی انجمنوں نے دال ماش
تبن اور مرچیں وغیرہ ایسی اشیاء بطور امداد جلسہ کے اخراجات
کے لئے دیں۔ اور انجمن احمدیہ کاٹھ گڑھ نے بہت سستے
نرخ پر دو سو روپے کا گھی مول لے دیا۔ اسی طرح مرزا
حسین بیگ صاحب ہیڈ کلرک کیمپ کور شرقی چھاؤنی لاہور نے
تین سو من لکڑی مفت لاہور سے جلسہ کے ایندھن کے لئے
بھیجی۔ جس پر انجمن نے صرف ریل کا کرایہ دیا۔ غرض بہت
سی اشیاء ادھر ادھر سے مل گئیں۔ اس سے خرچ میں کفایت
ہوگئی۔ میں اب اس رپورٹ کو ختم کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ
ہر ماہ کی آمد و خرچ کا نقشہ اور مختصر کوائف کی روئداد دیا کرونگا
تمام احباب سے التماس ہے۔ کہ وہ غور سے اس رپورٹ کو
پڑھیں اور دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درویشی کارخانہ میں
کس قدر مصارف ہیں۔ اور کسقدر لوگ اس سے مستفید و مستفیض
ہوتے ہیں تاکہ انہیں ہمارے مشکلات کا علم ہو۔ اور وہ مالی
امداد دے کر اس بوجھ کو ہلکا کردیں ؛

آخری ریمارک۔ چونکہ انجمن کی رپورٹ پہلی مرتبہ پریس میں
جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو آئندہ یہ زیادہ دلچسپ اور
مفید ہو سکے گی۔ وباللہ التوفیق ؛

(شیخ) یعقوب علی برائے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضروری اطلاع

وی پی آتے ہیں

جن خریداران الفضل کا چندہ مارچ میں ختم ہوتا
ہے انکے نام ۳۱ مارچ یا ۳ اپریل کا الفضل
وی پی ہوگا۔ وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں ؛
مینجر الفضل

"اک نشان"

جنگ کی خبریں

مندرجہ ذیل خبروں کو پڑھنے سے پیشتر ناظرین کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہیئے۔ جو ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو خدا تعالیٰ کی وحی کے ذریعہ آپنے فرمائی تھی۔ جس کی صداقت کی شہادت موجودہ عالمگیر جنگ اپنے واقعات اور اثرات کے لحاظ سے نہایت صفائی کے ساتھ دے رہی اور اس کے ایک ایک لفظ کو پورا کرکے دکھا رہی ہے۔

پیشگوئی یہ ہے

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائینگے دیہات و شہر اور مرغزار
آئیگا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائیگی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رودبار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمن
صبح کر دیگی انہیں مثلِ درختانِ چنار
ہوش اُڑ جائینگے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولینگے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولینگے ہوکر مست و بیخود راہ وار
خون سے مُردوں کے کوہستان کے آب رواں
سُرخ ہو جائینگے جیسے ہو شراب انجبار
مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشان
آسماں حملے کریگا کھینچکر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار
وحی حق کی بات ہے ہوکر رہیگی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہوکر متقی اور بردبار

اس پیشگوئی میں ایک شعر یہ بھی ہے۔ کہ سہ

مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

اسوقت تک اس شعر کے مصرع ثانی کے پورا ہونیکا خیال کسی انسانی دماغ میں ہرگز نہیں سما سکتا تھا۔ کیونکہ ظاہرہ حالات بالکل اسکے برعکس تھے۔ لیکن مندرجہ ذیل خبروں کے پڑھنے سے ہر ایک سمجھدار اور عقلمند انسان دیکھ سکتا ہے۔ کہ کس صفائی کے ساتھ اسکی تصدیق ظاہر ہو رہی ہے۔

فی الحال ہم ان خبروں کے درج کر دینے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ کیونکہ مفصل حالات کے معلوم ہونے کی انتظار ہے۔ اور آیندہ انشاءاللہ تفصیل کے ساتھ اسکے متعلق لکھیں گے۔ لیکن صرف یہ خبریں بھی بغیر کسی تشریح اور تفصیل کے ایک حق پسند اور راستی جو انسان کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اتنا بڑا ثبوت پیش کر رہی ہیں۔ کہ جس سے انکار کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

لنڈن ۱۵۔ مارچ۔ ہوس آف کامنز میں آج مسٹر بونرلا نے بیان کیا کہ زار سلطنت سے معزول ہو گیا ہے۔ اور گرانڈ ڈیوک میکائیل الیگزینڈر روش ریجنٹ مقرر کیا گیا ہے۔

بعد کی خبر۔ مسٹر بونرلا نے ہوس آف کامنز میں مزید براں کہا۔ کہ پیٹروگریڈ کم و بیش پرامن ہو رہا ہے۔ ہمارے پاس یہ یقین کرنے کیلئے ہر ایک وجہ ہے کہ یہ تحریک کسی طرح بھی صلح کی کوشش کے متعلق نہیں ہے بلکہ یہ گورنمنٹ کے خلاف اسلئے تحریک ہے کہ اس نے جنگ کو متوقع قابلیت اور جوش سے جاری نہیں رکھا۔

معلوم نہیں کہ زار کہاں ہے۔

لنڈن ۱۶۔ مارچ ہوس آف کامنز میں آج مسٹر بونرلا نے کہا کہ افسوس ہے کہ جو بیان میں نے کل ہوس میں دیا تھا وہ ڈوما کی ایک تار پر مبنی تھا۔ اس نے یہ خیال پیدا کیا ہے کہ معزولی ایک طے شدہ امر تھا جسکے لئے زار کی منظوری حاصل کر لی گئی تھی۔

ایک مزید تار خبر مظہر ہے کہ پہلی تار خبر بظاہر بالکل درست نہیں ہے۔ شہنشاہ کی معزولی اور گرانڈ ڈیوک میکائیل کا ریجنٹ مقرر کیا جانا ابھی زیر عمل نہیں آیا۔ اگرچہ ڈوما کی ایگزیکٹو کمیٹی نے اسکے متعلق فیصلہ کر دیا ہے ایک اور تار خبر مظہر ہے کہ زار کے متعلق کچھ پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہے" مسٹر بونرلا نے مزید براں کہا کہ" ہمیں صرف اتنی ہی اطلاع موصول ہوئی ہے۔"

زار کی معزولی طے شدہ ہے

لنڈن ۱۶۔ مارچ۔ نئے وزیر خارجہ مونسیو ملیوکوف نے ۱۵۔ مارچ کو ریوٹر کے نامہ نگار سے انٹرویو کرتے ہوئے کہا۔ نئی گورنمنٹ اس امر کو ناگزیر سمجھتی ہے کہ زار کی معزولی قطعی ہونی چاہیئے۔ اور گرانڈ ڈیوک میکائیل الیگزینڈر روش کو عارضی طور پر ریجنٹ مقرر کیا جائے ؛

---

* خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہوگا بلکہ قیامت کا زلزلہ اسکو کہنا چاہیئے جسکی طرف سورۃ اذا زلزلت الارض زلزالها اشارہ کرتی ہے۔ لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلاوے جسکی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو۔ اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں میں کاذب ٹھہرونگا۔ مگر میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ یہ شدید آفت جسکو خدا تعالیٰ نے زلزلہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے صرف اختلاف مذہب پر کوئی اثر نہیں رکھتی۔ اور نہ ہندو یا عیسائی ہونیکی وجہ سے کسی پر عذاب آسکتا ہے اور نہ اس وجہ سے آسکتا ہے کہ کوئی میری بیعت میں داخل نہیں یہ سب لوگ اس تشویش سے محفوظ ہیں ہاں جو شخص خواہ کسی مذہب کا پابند ہو جرائم پیشہ ہونا اپنی عادت رکھے اور فسق و فجور میں غرق ہو اور زانی خونی چور ظالم اور ناحق کے طور پر بد اندیش بدزبان اور بدچلن ہو اسکو اس سے ڈرنا چاہیئے

بقیہ حاشیہ۔ اور اگر توبہ کرے تو اسکو بھی کچھ غم نہیں اور مخلوق کے نیک کردار اور نیک چلن ہونے سے یہ عذاب ٹل سکتا ہے قطعی نہیں ہے۔ منہ